

جناب سردار اہل سنگھ صاحب ایم۔ آؤڈیرال بمجالیہ حکومت پنجاب کی قادیان میں شریف آوری

قادیان مورخہ ۱۵ ستمبر جناب سردار اہل سنگھ صاحب ایم۔ آؤڈیرال بمجالیہ کے ہاتھ میں آئی۔ آؤڈیرال بمجالیہ نے اپنے نظریے کے تحت قادیان میں ان کا استیصال معززین شہر سے کیا۔ اور کچھ لوگوں کے ہاں ڈالے۔ بیڑ پھینکے۔

جما ہفت کی طرف سے جناب مولوی بکات احمد صاحب ایم۔ آؤڈیرال بمجالیہ نے اپنے نظریے کے تحت قادیان میں ان کا استیصال معززین شہر سے کیا۔ اور کچھ لوگوں کے ہاں ڈالے۔ بیڑ پھینکے۔

جناب سردار اہل سنگھ صاحب ایم۔ آؤڈیرال بمجالیہ نے اپنے نظریے کے تحت قادیان میں ان کا استیصال معززین شہر سے کیا۔ اور کچھ لوگوں کے ہاں ڈالے۔ بیڑ پھینکے۔

اس سینگھ سے نافرمانی ہوئے کے بعد جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے کوٹہ کے پٹیس کی طرف سے دی گئی ٹی پارٹی میں شمولیت کے لئے آشریف لائے۔ پائے سے فراغت کے بعد احمدیہ جماعت کے وفد کو جس میں مولودہ بالا اصحاب شامل تھے ملاقات کا علیحدہ وقت دیا۔ تقریباً آدھ گھنٹہ تک جماعت کے نمائندوں نے سلسلہ وار قادیان سے متعلق بعض فریادیں پیش کیں۔ جناب سردار صاحب نے پوری توجہ اور سحروری سے ان کو سنا۔ اور مناسب کارروائی کرنے کا وعدہ فرمایا۔

بغلیں آپ نے تصدیق کئی سکول کے معائنہ کے لئے آشریف لائے گئے۔ جہاں پر جناب سردار گورڈران سنگھ صاحب باجوہ اور جناب اہل سنگھ صاحب باجوہ نے ان سے ملاقات کی اور سکول کو دکھایا۔ وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ بخشی ستارام صاحب نے تصدیق فرمائی۔ اور سردار صاحب سنگھ صاحب ایم۔ آؤڈیرال بمجالیہ نے اپنے نظریے کے تحت قادیان میں ان کا استیصال معززین شہر سے کیا۔ اور کچھ لوگوں کے ہاں ڈالے۔ بیڑ پھینکے۔

صفحہ نمبر سے آگے

کے قریب ہی ہوتے ہیں۔ نادار کی دستگیری ہوئی تھی ہے۔ اور ان کے لئے کامیاب احسان ہے کہ حدود کا دامن ایسی بہت سی نیکیوں سے معمور تھا۔ میں سمجھتا ہوں قرآن۔ حدیث اور دینیات کا بقا علم حضرت محدود کو تھا۔ پہلوی جماعت کی خواتین میں سے کسی ایک کو نہیں حاصل نہیں۔ میں نے ۱۹۳۲ء میں بی۔ بی۔ مولوی فاضل کا امتحان دیا تو علم عرض میں نے آپ سے پڑھا تھا۔ تمام حدیث کی بھی کچھ ایک بار پڑھا ہے۔ آپ سے ہی سیکھیں ہیں۔ اپنی اسی ہماری میں آپ پارٹی پر بیٹھے ہیں اکثر علمی بحث و تحقیق میں مصروف ہیں۔

موجودہ ہمارے ساموں حضرت پر منظور صاحب مصنف قادمہ لیسر القرآن کی بیٹی اور حضرت صوفی احمد جان صاحب لکھنؤ کی بیٹی کو پوری تفتیش کر چکے ہیں۔ علم دوست۔ سلسلہ شاعر۔ مضافی پندر۔ وضع دار۔ منتق۔ مکتوبی۔ کاتب۔ شاکر۔ مبارک۔ عزیز۔ پروردار فیض رسالی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ہر جرم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کے دھات کو بڑھا دے۔ اور پیمانہ نیکان کا خود کھیل ہو۔ انہوں نے اپنے پیچھے ہیں لڑکے اور چار لڑکیاں یا دو گھر چھوڑے ہیں۔ جن سے مسکین اور بے ماں بچوں کو پالا گیا ہے۔ اس کے اپنے بچے پالان گھر گئے ہیں۔

یہ وہ عابدانہ اتقا ہے کہ جناب انہیں ہی اپنی دعا میں بگڑ دیتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ان کا ناجی دلا ہو۔ انہیں انتہائی عظیم الشان حریت سے عطا فرمائے۔ وہ دنیا میں روشن ستارے ہیں اور اپنی مال اور اپنے باپ کی طرح وہ فیض رسالہ جو دو ثابت ہوں۔ آمین۔

آہ اعزیزہ ناصرہ مرحومہ کُلِّمْتْ عَلَيْنَهَا فَان رِبِّتْنِي رِيكْ ذُرَّ الْجَلَالِ الْكَرِيمِ

از حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیان

عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ امیہ عزیزہ دکریم مولوی عبدالرحمن صاحبہ فاضل امیر جماعت قادیان کی وفات کل اطلاع سے بہت ہی زیادہ غم مرچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزہ مرحومہ قادیان میں بہت فقور اور غریب۔ چند گنتی کے دن اور دس ماہ رہیں۔

بہت سنیہ اور غماض بھی تھیں۔ پابند مرم و صلوات۔ خادہ کی اطاعت گزار اور دین کی خدمت کا پذیر گنہ دانی۔ رشادتی سے پیش تری ان کو بڑی غریب امیر قادیان کے مشرف زوہیت میں منگھ سونے کی اطلاع ہو گئی تھی۔

عزیزہ مولوی عبدالرحمن صاحب کی ذمہ دارانہ اور تشریح ناک ذمہ داریوں کے نبھانے میں بڑا کرتے اور ان کے لئے کلی تامل اور تسکین کا باعث بننے میں جب تک زندہ رہیں مقدر و بیکو شاد میں درویش مشورات میں سے پہلی قانون تھی جو اس زندہ میں جو شاد ہجرت کا زمانہ بہت فاقہ گلیں بوجہ بیک کی پیدا کئی کے ذمہ پائے کے حسب منقول حدیث نبوی ان کی وفات شہادت کی موت تھی۔

عزیزہ مولوی عبدالرحمن صاحب نے اپنے تعلق ان کے متعلق جو شہادت دی ہے وہ یہ ہے۔ "مردم خایہ تہیں۔ عمر شکر تھیں۔ کم اور بلند تھیں۔ لہذا سند کی خدمت سے گئے پائے اندر ایک محمدیہ بزرگ تھی۔ مردوں نے وقتان کے بعد سب سے پیہر کام کیا کہ وہ بیعت کر دی۔ بیک اور صالحہ عورت تھیں۔ ان کی وفات شہادت کے طور پر واقع ہوئی ہے۔

بریلی میں امانت و دفن کی گئی ہے۔ مذاتھ اس کو نبوت افراد میں ایجا مقام دے۔ اور اس کو اہل حق کی مرئیس اور امیر جوہل عطا کرے۔

اس موقع پر میں عزیز دکریم مولوی عبدالرحمن صاحب اور ترحیح محمد یونس صاحب اور ان کے فائدہ اذک خدمت میں دلی تودیت کا اظہار کرتا ہوں۔

دنیا میں اک سرباب
گرسو برس رہا ہے
شکوہ کی کو نہیں جا
بھڑکے گا جو ملا ہے
آڑ کو پھیر مدا ہے
یہ گھر ہی بے بقا ہے

قادیان کی تازہ خبریں

- (۱) جناب مولوی عبدالرحمن صاحب اپنی امیر صاحبہ کی فوتیگی کے سلسلے میں بریلی گئے ہوئے ہیں۔ وہاں سے اطلاع ملی ہے کہ آپ کی طبیعت بہتر ہے۔ بخار و زکام ناساز ہے۔ اجاب کرم مولوی صاحب کی صحت و بحالت دیکھنے کے لئے آغا فرمائیں۔
- (۲) حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیان کا مقام امیر مقامی و ناظر اعلیٰ بخارہ درو گھنٹہ بہار ہیں۔ اور کوروی بھی ہے۔ اجاب دعا کے صحت فرمائیں۔
- (۳) محترم صاحبہ ازہرہ صاحبہ اللہ تعالیٰ نے کرم مولوی عبدالرحمن صاحب کی بیک قانتقام امام الصلوٰۃ میں نیز خطبہ جمعہ فرماتے ہیں۔
- (۴) کرم چوہدری سید احمد صاحب صاحب صدر انجمن احرار قادیان کے ہاں دوسری لڑکی کو لہ ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مودودہ کو والدین کے لئے آخرتہ العین بنائے اور ہر طرح مبارک کرے۔
- (۵) دین محمد صاحب تنگلی اور دیش کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مودودہ کو والدین کے لئے آخرتہ العین اور دامن بنائے۔
- (۶) جناب سید ادر علی صاحب کھنڈ سے دو دن کے لئے زیارت عمر کے لئے تشریف لائے۔

سخت روزہ میر تقی میر مورخہ ابرار

ہندی - اردو ملک میں ایک سے زیادہ زبانیں

ہندی کو ملک کی سرکاری زبان بنایا گیا ہے۔ اگرچہ گاندھی جی کا اصلی زبان کے تعلق میں بیشتر وہ تھا کہ سندھو دستا کی کوئی کسرکاری زبان بنایا جائے۔ اور اس کو دونوں زبانوں (پنجابی اور ہندی) اور نارنگی میں لکھا جائے۔ لیکن بہر حال اب جبکہ بعض تقاضوں کی بنا پر ایجنٹ جمہوریوں کے پیش نظر ہندی راجستھان شاہجہاں کی ہے تو انہیں ملک کا زبانی ہے کہ اس زبان کی ترقی کو نشان ہوں اور اس کو سکیمیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

لیکن ہندی کے ساتھ ساتھ "دستور ہندی" میں اردو زبانوں کو بھی ملکا یا علاقائی زبان تسلیم کیا گیا ہے۔ ان منظور شدہ چودہ زبانوں میں اردو بھی شامل ہے۔ پس جب اردو ملک کی تسلیم شدہ زبان ہے اور اس کا مولد اور وطن۔ پی۔ ای. اوڑھائی کے علاقے ہیں۔ تو اس کی مخالفت کے کچھ منہ سے نہیں ہوتے سوائے اس کے کہ اس کو انہ سے مذہبی تعصب کا نتیجہ قرار دیا جائے۔

یہ دلیل کو ایک ملک میں ایک سے زیادہ زبانوں کی ترویج ملک کی وحدت اور یکجہی کو نقصان پہنچانے کی بائبل ہے اصل ہے۔ اول تو اردو کے علاوہ ہندو سی اور ملکی زبانیں ہندی کے ساتھ پیش قدمی ہیں۔ اور ان کو نیک اور حکومت کی طرف سے برداشت کیا جا رہا ہے۔ دوسرے یہ خیال کہ اردو کی ترقی سے ہندی کو نقصان پہنچے گا کھن تک نظری ہے۔ کیا دنیا کے اور ملک میں ایک سے زیادہ زبانیں رائج نہیں اور انہ سے ترقی نہیں کر رہیں۔ یہ ایک ایسی ظاہر دہاں حقیقت ہے کہ جس سے دنیا کا ہر پڑھا لکھا آدمی واقف ہے لیکن انہوں نے کہا کہ اردو سے دشمنی رکھنے والے حضرات اس پر بھی اور یہ حقیقت دلیل کو پیش کرنے سے باز نہیں آتے

ذیل میں ہم برصغیر ہندو آدیوں کے ایک قابل قدر مضمون سے چند فقرے ہی حصے فارغین کرام کے اناد سے لئے دوئے کرتے ہیں۔ یہ مضمون انگریزی کے کئی اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ اور اس میں خاص طور پر سوشل لیڈر کے لسانی ادارت کا ذکر ہے۔ (ایڈیٹر)

"سوشل لیڈر کے کسی شہر میں جائے جہاں آپ لوگوں کو بیک وقت (ہندی، برہمن اور اطالی زبانیں بولتے ہوئے سنیوں کے... کم پیش کا لکھا لاکر کے سوشل لیڈر کی حالت سے کچھ مختلف نہیں ہے... لیکن سوشل لیڈر کے لوگ بہت متقدم امن پسند اور ترقی پسند لوگ ہیں۔ اس قوم میں زبانوں کی زیادہ تعداد ان کی قومی وحدت کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔ اور یہ قومی اتحاد ساری زبانیں شہور ہے... ہندوستان کی طرح سوشل لیڈر بھی (قوال) کے تمام جھگڑاؤں میں اپنی غیر ہندی آدی قائم رکھتا ہے۔ سوشل لیڈر کے دوران قیام میں... میں نے دیکھا کہ وہ لوگ نہایت مہنتی اور کارگر اور لوگ اور آس میں ایسے لوگوں سے مل کر کام کرتے ہیں جی کی زبان ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زبان کا یہ اختلاف ذرا بھی ان کے کام پر کوئی ذرا اثر پیدا نہیں کرتا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر سب لوگوں میں باہمی تعاون کا بار آور ہو سہو اور فرقت داری اختلافات کو حل راستوں پر

کارہ والی بھی اسی طرح کی جاتی ہے۔ ادب کی تمام خاص خاص کتابیں تینوں زبانوں میں چھپی ہوئی جاتی ہیں۔ سوشل لیڈر میں تعلیم یافتہ آکادی سونی مدی ہے۔

..... (ہندوستان میں) ہندی کے طالبوں کو سوشل لیڈر کی مثال سے کچھ سکھانا چاہئے۔ اور صرف ایک ہی زبان کو تمام ملک میں رائج کرنے پر اصرار کرنا چاہئے... انہیں سوچنا چاہئے کہ جب سوشل لیڈر ایسی چھوٹی سی آبادی میں جو عام لاکھ سے زیادہ نہیں ایسا انتظام کر سکتا ہے تو ہندوستان میں جن تعلیم یافتہ آبادی کو جسکے ۵۰ لاکھ آدی سونی اور انہ کی آبادی سوشل لیڈر کی آبادی سے ۱۰ لاکھ زیادہ ہے کیوں ایک زبان والا ملک پیشہ امراد کرے۔ سوشل لیڈر کے عملی طور پر اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے کہ ایسا ہندوستان میں نہیں۔ ہندوستان میں زبان کی وحدت پیدا کرنے کا خیال صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ تمام زبانوں میں اس خیال کی کس قدر مخالفت ہوتی ہے۔

ایک اخبار نویس کی حیثیت سے میں نے سوشل لیڈر کے سوشل لیڈر کی صحافت پر زبانوں کی تعداد زیادہ ہونے کا اثر دیکھا ہے۔ سوشل لیڈر میں ۲۰۶ اخبار نکلتے ہیں۔ جن میں سے ۶۸ فی صد ہر زبان میں جن میں ۲۶ فی صد ہندی میں ۴۰ فی صد اطالی زبان میں۔

اب دیکھنا ہے کہ زبان کے علاوہ سوشل لیڈر ہندوستان کو کس سکتا ہے آیا عملی طور پر زبانوں کی تعداد کو تسلیم کرنا یا تمام ملک کے لئے ایک ہی زبان کے خراب کی نبر حاصل کرنا۔ سوشل لیڈر نے یہ بتا دیا ہے کہ اگر ملک کے تمام لوگ ایک ہی زبان بولیں تو اس کا کوئی اثر قومی مفاد پر نہیں پڑتا۔ اس لئے کہ ملکی مفاد کا انحصار زیادہ تر معاشی حالت، مذہبی آزادی اور سیاسی روادار جا پر ہے۔"

حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و خاصا اور مکلام افلاک آپ کے سامنے آدوں کے لئے تو اسوۂ حسنہ ہیں اور ان کے دلوں میں حضور پروردگار کے لئے قدیمت اور تعجب کے جذبات پیدا کرتے ہیں لیکن وہ غیر مسلم علماء بھی جو آپ کے محاسن اور نکلام پر اطلاع پاتے ہیں، حضور کو قیصد و ترفیع پر رطب اللسان

ہیں۔ ذیل میں انگلستان کے ایک مشہور مصنف اور مورخ مسٹر ایچ۔ جی۔ ویلر کے لیکچروں میں سے ایک اقتباس ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ یہ مشہور مورخ باوجود انتہائی متعصب ہونے کے ان مناقب پیدا اعتراضات کرنے پر مجبور ہوا ہے۔

خدا تعالیٰ جملہ ملک کے ان غیر مسلم حضرات کو بھی اس عظیم اثر کو حاصل کی قدر چھاننے کی طرف توجہ دے جو دنیا کا محسن اعظم اور مہربان اعظم ہے۔ اور جس کی تعلیم پر عمل کر کے آج بھی دنیا خدا اور مہربان کے چنگل سے نجات حاصل کر سکتی ہے۔ اور مذہب کے اصل مقصد کو جو زندہ فرما سے تعلق لگانا ہے پاسکتی ہے۔

خدا تعالیٰ اس امت محمدیہ کے افراد کو اپنے پاک و شہور نبی کی کامل پیروی کی توفیق دے اور غیر مسلم حضرات پر بھی آپ کی شان اور مقام واضح فرمائے۔ (ایڈیٹر)

مشہور مغربی مورخ مسٹر ایچ جی ویلر کا ایک لیکچر

"محمد معلم طبیب حافظ اعلم اصفیٰ اور عظمت جبریل تھے۔ اور ان دونوں کی تقدیر آپ کے اقوال و احادیث کی چھان میں کرنے والے پر چھنی نہیں۔ میرے قول کی تصدیق کے لئے صرف آپ کی پر مشہور حدیث نختہ قوم لا تا کل حتی تجوج واذا اکلنا لا تشبع۔" ہم وہ لوگ ہیں کہ جب تک بھوکے نہیں ہوتے کھاتے نہیں اور جب بھوکے ہیں تو پیٹ بھوک نہیں کھاتے۔

دنیا باوجود اپنی انتہائی ترقی کے اس سے زیادہ محمد اور چھنی نظریہ نہیں پیش کر سکی۔ آپ نے رابع صدی سے بھی تخیل و عرصہ میں دنیا کی تاریخ کو اٹھایا۔ وحشی اور باغی فکر ہندو قوم کو تہذیب و تمدن کے ادب فکر پر آنتاب بنا کر چکا دیا کیا۔ اب کوئی آپ کے معجزات کا انکار کر سکتا ہے کہ وہ خداوندگار کے حفاظ کردہ نہیں تھے۔ (لیکچر مسٹر ویلر)

یہ انہی انہی حضرات اور اقوال سے ایک اقتباس ہے جو حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق متکلمین مذہب و مشرق سے کہے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں نے تبلیغ کے ذریعہ سے غفلت برت کر اس پاک و مقدس نبی کے متعلق غلط فہمیاں پھیلے کا مو قہ دیا ہے۔ اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود انہی نہیں کوئی سکینہ اور نقص مزاج آکادی سے مزاج خمیس حاصل نہ کر کے اس تہذیب و عبادت کی کوششوں سے روپ امریکہ اور افریقہ میں لوگوں پر حق و صداقت کھل رہی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ سب تمام دنیا میں مقدس نبی کا ملکہ بکوش ہونا پڑے گا۔ (ایڈیٹر)

عذاب کب آتا ہے؟

قرآن کریم کے مطالعہ سے خدا تعالیٰ کی اس عظیم صفت کا بخوبی علم ہو سکتا ہے کہ کب کوئی قوم اپنی بد اعمالیوں اور بد کرداریوں کے باعث اس قابل ہو جاتی ہے۔ کہ اسے ہفت روزہ سے سزا دیا جائے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی رحمت سے یہاں اس کے لئے ایک آفرین ہوتی ہے اس طرح پر ہم پہنچتی ہے کہ انہیں میں سے کسی بزرگ یا بے ایمان کو انہیں خوشامد اور مستحکم کرنے کے لئے مبعوث کیا جاتا ہے۔ جو شخص اس الٰہی آواز پر کان رکھتا ہے اور اس کے مطابق اپنے اعمال میں درستی پیدا کر لیتا ہے وہ نجات پاتا ہے۔ لیکن جو خداوندی احکام کا مشوا نہیں ہوتا اسے عذاب الٰہی لپیٹ لینے سے بچتا ہے۔ اس کی طاقت دوسروں کے لئے یا غنی غریب تک نہ کہہ جاتی ہے۔ بلکہ اس شخص کو عذاب الٰہی میں مندرجہ ذیل ترتیب الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

وَمَا كُنْ تَعْلَمُ أَنَّهُ صَلَاحٌ بِلَهُنَّ حَتَّىٰ تَصْغُرَ الْأَعْيُنُ
رَأْسًا ۙ

یعنی ہم کسی قوم پر بزرگ عذاب نہیں بھیجتے جب تک کہ ان کی طرف کوئی رسول نہ بھیجے ہیں۔

اس آیت کریمہ کا مفہوم اور بھی واضح ہو جاتا ہے جب ہم ایک دوسرے مقام پر کلام الٰہی کے مشاعرہ ذیل الفاظ پر غور کرتے ہیں فرمایا۔
وَمَا كُنْ تَعْلَمُ أَنَّهُ صَلَاحٌ بِلَهُنَّ حَتَّىٰ تَصْغُرَ الْأَعْيُنُ
یعنی تیرے خدا کی شان کے خلاف ہے کہ وہ اس کے مکروری مقام میں بھیجے بغیر کسی نسی کو جانگ رس۔

اس سے پہلے رکوع میں فرمایا۔
وَلَوْلَا إِتْقَانُ الْعِبَادِ لَأَسْبَغَ الْفُجُورَ
وَلَوْلَا رُحْمَةُ رَبِّكَ لَأَمَسَ الْأَشْقَاتُ
یعنی اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ ان لوگوں کو اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی عذاب پہنچا تو یہ ہمیں گمراہ کر دیتے اور وہی ہوتا۔ آج ہمارے طرف رسول بھیج کر ہم ذلیل و خوار ہونے سے بچنے کے احکام کی تعمیل کرتے تو ہم ان کو بزرگ رسول بھیجتے ہیں عذاب دے دیتے مگر مکرور ہوتے ان کا معقول ہونا ہم نے اس قدر کو تو دیا ہے اور ہمیں بھیجے رسول بھیجتے ہیں پھر اس انکار کے بعد عذاب لاتے ہیں۔

جواب کا ایک اور پہلو

اس سوال پر کہ "عذاب کب آتا ہے؟" ایک اور نقطہ نظر سے غور کیا جاسکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ محدثین کے دائرہ کو محدود کیا جائے جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور قرآن پاک کی بعض آیات سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ ایک زمانہ میں امت محمدیہ محدود ہو کر رہ جائے گی اور اس کے اعمال بد اس درجت تک پہنچ جائیں گے کہ اس کے امتلاذ اور استمانات میں سے اس کو گذرنا ہوگا۔ غالباً اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہفت روزہ دار اخلاص انسان کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہر ایسی قوم جس میں اس سوال کے جواب میں ایک قطبہ درج کیا گیا ہے جس کی اصل عبارت یہ ہے۔
"جب جبار اور اولی الامر اپنے اصل ذمہ یعنی امر بالمعروف نہ دہی من المکر کو چھوڑ دیتے ہیں تو گمراہی اور بدعتی قوم کے افراد میں پھیلنے شروع ہو جاتی ہے۔ اور قوم کی غیرت الٰہی ضعیف ہوتی ہی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ سارا اجتماع مافوق فاسد ہوتا ہے توئی زندگی کی فضا قیرو ضلال سے بھر جاتی ہے اور شر و فساد کے سہاڑے پھاڑے پھاڑے ہو جاتی ہے۔ لوگ نیکی سے بھاگتے ہیں۔ اور بدی سے نفرت کرنے کے بجائے اس کی طرف متوجہ

ہوتے ہیں۔ اخلاقی قدریں الٹ جاتی ہیں۔ غیب بیز بن جاتے ہیں۔ اور بیخبر غیب۔ اس وقت گمراہیوں اور بد اعمالیوں کو بھلے ہو جاتی ہیں۔ اور بھلائی کا کوئی بچ بزرگ ہمارے لئے کے قابل نہیں رہتا۔ زمین ہوا اور پانی سب اس کو خورد و شمش کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کی ساری قوتیں انھیاری ضعیف ہو جاتی ہیں۔ دے کے طرف مائل ہو جاتی ہیں جب کسی قوم کا یہ حال ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ عذاب الٰہی کی مستحق ہو جاتی ہے اور اس پر ایسی عاصم تباہی نازل ہوتی ہے۔ جس سے کوئی نہیں بچتا۔ خواہ وہ خاندانوں میں بیٹھے رات دن عبادت کر رہا ہو۔

اسی کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے
وَأَقْبَلُ إِلَيْهِمْ أَزْفَةً ۙ فَخَلَعْتُ إِلَيْهِمْ
ظِلْمًا وَمِنْكُمْ خَاسِرَةٌ ۖ وَالْفَجَالَاتُ
بجواس فقہ سے صرف ان ہی لوگوں کو جتنے عصبیت کر کے گا جنہوں نے تم سے ظلم کیا۔ (موجودہ حرم کلان) ہیں جنہوں نے ان کی جبار سے بد اعمالیاں کر کے جبار اور انھیں عن المکر کو چھوڑ دیا جس کے نتیجہ میں قوم کے اندر طرح طرح کے بد اعمالیاں اور ذمہ اخطا کے مورد پیدا ہونے لگے جن کے باعث وہ مستحق عذاب نظر آئے اور خداوند کے عید ان کے حق میں باقی الفاظ وارد ہوئی۔

وَالْفَجَالَاتُ لَا تَصِيْبُنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاسِرَةٌ
لیکن یہی ایچھا ہوتا جو مفسون نکالند ہو بلکہ آیت سے آمل آیت پر بھی غور کر لیتے ہمارے مانی مرقن کی تخفیف میں آسانی ہوتی اور اس کا حقیقی باعث جبار سے آبلنا۔ چنانچہ آیت تاویل کے الفاظ ہیں۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ فِي حُكْمِهِمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَهُ يَخْتَصِمُ بِهِ ۙ وَالْفَجَالَاتُ
یعنی اسے مومنوں تمہارا حجت کے لئے یہ دستور ہونا چاہیے کہ جب رسول کی طرف سے زندگی بخش نما دے تو فوراً اس کی اطاعت پر لبیک گو۔ اسے موقر پر بدر کرنا منع الٰہی کو خلاف کرنے۔ کیونکہ اس کی طبیعت حالت

ایک س رہتی مکن نہیں۔ پس روایت میں روا پیدا کرنے کے لئے رسول کی سمیت نہ جوی ہے اور اس سے دوری دلی رنگ کا موجب ہے۔ اس کے بعد بتایا کہ شیعوں کو اگر تم ان باتوں کے مشورہ نہ کرو اور رسول کی پاک سمیت سے فیضیاب نہ ہو گے تو طرح طرح کے فتنوں کا دروازہ تمہارے لئے کھول دیا جائے گا۔ اور تم میں سے کوئی بھی اس سزائے بھاری کے خلاف خود بزم خود کیسے ہی ملد و زاہد کیوں نہ ہو! انہی ان ہر دو آیات کا ماں کی دی ہے جو ہم نے مفسون کے اول صدر میں بیان کیا کسی قوم پر عذاب الٰہی مصلحت نئی وقت کی تقییم سے اعراف کے نتیجہ میں آتا ہے۔ خواہ وہ اخلاص سعوری ہو یا منوی۔ کیونکہ سورت اسراء قصص اور طہ کی آیات میں سعوری اعراف کرنے والوں پر عذاب الٰہی کے وارد ہونے کا ذکر ہے اور سعوت انفال کا محمود ہونا آیات میں منوی اعراف کرنے والوں سے خطاب ہے۔

پھر حال سورت انفال کی آیات میں کام مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ پر ہزار ہے۔ کا شیہہ سلمان تحمل بالبع ہونا اس بات پر تسلیم کر کے کہ عید ہے جو اس وقت تک خطا اور لانا کے خالق مہذب جبار جبار تمام دنیا پر مطلق نظر آئے ہوں وہاں مسلمانوں کو کسی مقام میں بھی تعلق تھا نہیں ملتا۔ اور باد ہو مکرمتوں اور ریاستیوں کے مالک ہونے کے اپنے تئیں دنیا میں کسی عزت کے مقام پر نہیں جاتے! مگر وہ تیری آنکھ کوئی دیکھتے ہے سورت انفال کی آیات میں توئی اسباب کا ایک ہی اصول بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمان ہجرت کر کے ہفتا میں سے ایک ہفتہ ہجرت کریں اور اس کا اتحادہ اتفاق اس کا ذکر ہے سب کریم نے دردد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حکیم خود دیکھ کر انہیں اس کو انہیں کی اولاد نے اسے پس پشت ڈال دیا اور آج سیاسی میدانوں مادی ظلموں میں اپنی کھولی ہوئی دولت کا منکر ہے ہیں!!

انہی انہوں نے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر دہ کامل کی آواز پر لبیک نہ کہا اور آج خدا تعالیٰ کی طرف سے مورد عذاب میں گرفتاری ہے اور اس کے گڑھے میں گرفتاری ہے جس کی سزا اس سے نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے ہیں گریے سو! حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام اپنی سلسلہ عالیہ احمادی نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی گرفتاری ہے جو بھوکے جانے ہو گئے ہیں اس کا موجب ہے ہجرت کے لئے فہم من صدقہ!! (فہم من صدقہ ہجرتی)

اس زمانہ کے موعود امام اور مجدد کو پہچانو

مسلمانوں کے لئے لائحہ عمل

۱۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ نَسْتَجِيبُ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَأَن نَّمُتَنَّ مَا لَكُم مِّنْ فَضْلِنَا أَتَدْرِكُونَ** (آیہ نور ۳۱)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں کے ساتھ جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کیے اور ان کو فیض بخشے گا زمین میں جبکہ اس نے ان لوگوں کو فیض بنایا جو ان سے پہلے تھے۔

۲۔ حدیث میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَوْتَاةٌ بَعْدِي كَمَا مَوْتَاةٌ بَعْدِي** (مشاہیر صفحہ ۱۷۱) یعنی اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے وہ جاہلیت کی موت مرا۔

۳۔ ایک اور صحیح حدیث میں آیا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا: **إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ لِكُلِّ بِلَادٍ أُمَّةً عَلَىٰ زَمَانٍ مَّحَلِّي مَاتُوا مَوْتَهُمْ مِّنْ بَعْدِي لَمْ يَلْمُوا دِيْنَهُمْ قَالُوا دِينُهُمْ دِينُ مُحَمَّدٍ** (صحیح مسلم) اس حدیث کی صحت کے متعلق فرماتا ہے بعد ازاں مشہور محدث علامہ علی قاری تحریر فرماتے ہیں لواء ابن داؤد والطلب الخ فی الاصل وسندہ صحیح ورجاله كلهم ثقات وهكذا صححه الحاكم۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے اور امام حرانی نے اور مسلمین روایت کیا ہے اور اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام سادہ معتبر ہیں۔ اور اسی طرح امام حاکم نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

مذکورہ بالا قرآنی آیہ اور احادیث نبویہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کے لئے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں نبی علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے گا۔ اور یہ سنت اخصیہ کہ وہ انسانوں کو کفر کی حالت میں چھوڑتا نہیں جانتا بلکہ جب تک وہ اسلام میں رہتا ہے اس سے دست بردار نہیں ہوتا۔ اور اگر کسی کو داخل کر کے کفر کو اس نظام کی بنیاد ہی بنائے ہے یہی وہ عام اصول ہے جو مسلمانوں کی طرف سے ہر ایشیا و ایشیا کی بنیاد ہی ہے۔ اور اگر کسی نے اس نظام کو کفر قرار دیا ہے اس میں تمام امور کے لئے نظر کیا جاتا ہے۔

کہ وہ اپنے زمانہ کے نبی علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید و نصرت کرتے تاکہ وہیں اسلام مضبوط اور محکم ہو۔ اور اس کے مخالفین بداندیش اپنے ارادوں میں نام کام نامراد رہیں۔

۴۔ اس زمانہ کے متعلق چوتھوے تمام زبانوں سے زیادہ پر اثر فقہی و اخلاقی ہے اور اس لحاظ سے صحیح اجماع کہلاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عنوان رنگ کے علاوہ خصوصی رنگ میں ہی فرمایا ہے۔

اور اس کے امام کو ہدی اور مرجع کا لقب عطا فرمایا اور اس کی آمد کا زمانہ جو دوسویں صدی متعین فرمایا ہے۔ نیز اس کی یہ علامت اور آواز کی فرض بیان فرمائی ہے کہ وہ کس صلیب رنگ یعنی اس کے زمانہ میں مذہب نبیائیت اپنی پوری شان و شوکت پر مولا اور وہ اس کا دلائل سے ابطال کرے گا۔

سواہل اسلام کے لئے خوشخبری ہو کہ اس زمانہ کا جلیل القدر امام جس کی آمد اور کام کو اوقت کے دوسرے اماموں کے بالذکر قبل نمایاں اور ستارہ رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے وجود میں ظاہر ہو چکا ہے۔ آپ اپنے دعویٰ کے متعلق فرماتے ہیں۔

”مجھ میں خدا تعالیٰ نے تمام علامتیں اور شرطیں جمع کی ہیں۔ اور اس ہدی کے سر پر مجھے مسوت فرمایا ہے اور ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں جبکہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے۔ اور کوئی عقیدہ اختلاف سے خالی نہ تھا۔ میں یہ تمام اختلافات ایک فیصلہ کرنے والے ملک کو چاہتا ہوں۔ سو وہ حکم میں ہوں۔ میں روحانی طور پر کبر و تعصب نیز اختلافات کو دور کرنے کے لئے بھیج گیا ہوں۔ انہی دونوں امور سے تم تقاضا کیا کرتے ہو۔ میرے لئے ضروری نہیں کہ کوئی اپنی حقیقت کی کوئی دلیل پیش کرے۔ اور اگر کوئی ضرورت خود دلیل ہے۔ اور یہ سوال ہو کہ تمہارے سے حکم ہونے کا ثبوت کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس زمانہ کے لئے حکم ہونا چاہیے تھا۔ وہ زمانہ موجود ہے اور میں قوم کی ملیں نفسوں کی نگہ سے مطلع

کرتی ہوں وہ قوم موجود ہے اور جس زمانہ میں اس حکم پر گواہی دینی تھی۔ وہ نشان ظہور میں آچکے ہیں مبارک وہ جن کی آنکھیں بند نہیں ہونے چاہئے۔ چنانچہ میں ان کے لئے قرآن فریض کے معجزے نقل فرجوں اور طاقت و نصرت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کرے۔ اور میں قرآن شریف کے مخالفین و مطران بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کرے۔ اور میں قرآن شریف کے کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کرے۔ میں لفافہ کشا ہوں کہ میری دعائیں جیسے ہزار کے قریب قبول ہوئی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔ اور میں یہی اختیار کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کرے۔ یہ خدا کی گواہیاں ہر سے پاس ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں میرے حق میں چلنے لگی ہیں۔ لائحہ عمل کی طرح پوری ہو جائیگی۔

آسمان بار دشاں از وقت چھوید زمین

اسی وحشا ہذا ہے تصدیق مولا تادہ مدت جوئی کسوف و خسوف رمضان میں ہوا۔ حج بھی بند ہوا اور نجومیہ حدیث ظالموں میں تنگ میں پھیل اور بہت سے نشان مجھ سے ظاہر ہوئے جس کے بعد ہندو اور مسلمان کو ادب میں ان تمام وجوہ سے میں امام الزمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح نکلا ہے اور مجھے بھی خبر دی گئی ہے کہ جو فرات سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ گدازیل اور فرزند کیا جائے گا۔ دیکھو میں نے وہ کلمہ پڑھا دیا جو میرے ذمہ تھا۔ مقتبس از ضرورت امام (۱۳۲۰-۱۳۲۱ء)

امام الزمان کے مندرجہ بالا ارشاد ان کے بعد کون ہے جو اسے استخفاف کی نگاہ سے دیکھے اور نہ خدا کو مولیٰ قرار دے کر اللہ سے ملنے اس کے جس کے نص میں ازلی فسادات اور جاہلیت کی موت ہو۔ میں اسے عزت و آوازیں کہوں اور اس خدا کی حکم پر لبیک کہوں جو محبوب الہی کو نبی کر کے آسمان سے نازل ہوا۔ آپ پر سر طبع سے ضائع کرنے اپنی محبت کو پورا کیا ہے اور اب آپ کے لئے کوئی مدد باقی نہیں چھوڑا۔

ایک اور بات جو میں امام الزمان کی طاقت اور اس کی جو قوت میں داخل ہونے کی طرف زور سے جاتی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس امر کی وصیت کرنا ہے کہ تقویٰ کے روز میں جانا لانا کی اس طاقت کے ساتھ رہنا جس کا نام جو ہے فرمایا۔ **قَالَ لَمْ يَجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ**

وَأَمَّا صَفْوَةٌ أَوْ بَابُ كِتَابِ الْفَتْحِ الْبَازِ فَصَوَّرَ لِي أَيْ أَمْتُ كَيْ لَبَسْتُ زَوْجِي فِي الْقِيَمِ سَوَابِ كَيْ يَسْتَوِي كَيْ سَمِيحًا وَجَزَاءً اس کو قرار دیا جو حضور اور صحابہ کرام کے طریق عمل پر مینا ہو میرے زیادہ۔ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَوْ فَخْرِي (ترجمہ بعد ۲۱)

اب دیکھ لو کہ یہ صفات کس گروہ میں پائی جاتی ہیں یقیناً ایک متعصب اور حقیقتہ صدالت کے طالب کیلئے اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ ان احادیث کا مصداق طاقت اعلیٰ کو قرار دے کہ یہ وہی ہے جو باقاعدہ طور پر ایک امام واجب الطاعت کی بنیاد میں صحابہ کرام کے طریق پر خدمت اسلام کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں اس خدمت بڑے بڑے اہل فرقت اور امیر ملکہ بادشاہ موجود ہیں مگر تادم کو کون فرقہ اور گروہ صحیح رنگ میں امام کی خدمت کر رہا ہے اور کس کو خدا تعالیٰ نے سید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی امیر کو اور دوسرے طاقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی طرف لوگوں کو دعوت دے۔ یہ بعض امام الزمان کی امامت کی برکت ہی سے جس کو وہ ہے ایک نہایت تبدیل التعداد اور فرما کر جاہل مت میں سے بڑھ کر فرقت ملامت پائی جاتی ہے۔ یوں تو ہر ایک فرقہ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَوْ فَخْرِي کا مصداق ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ مگر ایسا یہ ہے کہ امام کو اپنے آپ کو اس کا مصداق ثابت کر سکتا ہے۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریق عمل کی یہی تشریح کی گئی ہے کہ وہ تبلیغ و اشاعت دین کا کام کرتے تھے اور

یہی ان کا مقصد تھا جیسے فرمایا۔ **كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَنَهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ أَكْبَرُ** (آیہ آل عمران ۱۱۰) اور دوسری جگہ فرمایا۔ **أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ** (آیہ آل عمران ۱۰۷) اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے کامیابی طرہ اختیار کیا تھا۔ تو اب اگر کسی شخص تمام اسلامی فرقوں پر ایک سرسری محمد ذوال کفر و دیکھ سکتا اور فیصلہ کر سکتا ہے کہ زمانہ موجودہ میں کون گروہ ان کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔ جو امت کو یہی کی گزشتہ ہون صدی کی تاریخ میں ہوں ایک ہی بات ہوئے۔ اس شخص نے ان میں کھس ہوئی ہے یعنی خدمت اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کشف میں چھوٹے آئے سے جو دوسری پیشتر اس حقیقت کو دیکھ سکتا تھا کہ مسلمانوں کی حکمت و مصلحت ان کی کفر و کفر اور انتہا پر تھا۔ مینا حضور نے اس میں خاص طور پر تاکید فرمائی کہ اس وقت تمام کی کفر اور زمانہ اور ان کا بیان کا صحیح طریقہ ہے

بعض سوالات کے جوابات

انکرم خوردش بدو حو صواب ما معندہ المشرکین قاریان

ایک غیر احمدی دوست نے سنا جہا نیوریو لی سے چند سوالات برائے جوابات پوچھے ہیں۔ یہ سوالات کس طرح جوابات بذریعہ اخبار بتدریج کے دئے جائیں ہیں۔ اگرچہ مسائل ایک مسلمان عالم کے فرزند اور مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن ان کے اعتراضات اللہ تعالیٰ پر۔ رسول پر اور اسلام پر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دین اسلام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین سوالات اس کا کیا اثر ہے کہ محمد صدی کے سر پر آئے گا؟ اور جو دھویں صدی کے محمد صیخ موعود ہوں گے؟

ج۔ اسلام ایک پیارا اور تمیز خزانے ہے۔ چونکہ ہر قسمی اور پھیلائی ہوئی چیز کی حفاظت بھی نہایت توجہ اور غور سے کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت اور خدمت کے لئے ہمیشہ کے لئے یہ انتظام فرمایا ہے کہ ہر مئو سال کے بعد ایک مجدد کو مبعوث کیا کرے۔ چنانچہ ہمارے آقا سردار دو جہان علی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

هَكَذَا اِي هَذِهِ نَبِيٌّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْحَثُ لِهَذَا اِي الْاُمَّةِ عَلِيًّا سَأَلَ سَأَلًا مِائَةَ سَنَةٍ مِمَّنْ يَجِدُ دَلَهَا دِينَهَا رَاوِيًا وَادْرَاهِمًا مِائَةَ كِتَابِ الْفَنَنِ وَشِكْرَةَ مَطْعِ تَقَامِي دَعْلِي مِائَةَ كِتَابِ الْعِلْمِ حَبَابِي مِائَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ایک مجدد ہر صدی کے سر پر مبعوث فرمایا کرے گا۔ جو دین اسوں کی تجدید فرمایا کرے گا۔

اس حدیث شریف کی کھت یہ تمام اشعار دین کو اتفاق ہے۔ حدیث کے الفاظ بلا آج ہر ایک شخص اس امر کو محسوس کر رہا ہے کہ مسلمان ایک ایسے مخلص رستہ کے متاع ہیں جو انہیں منظم کر کے صحیح راستہ پر چلا کر انہیں دنیا کی ترقیات دلائے۔ سو میں وقت فریڈا تعالیٰ نے ان کی خدمت کو پورا کیا اور ان کی انتظام کے مطابق مصلح کو بھیجا ہے۔ اب ان کا فرض ہے کہ اسے مان کر سعادت دارین حاصل کریں اور ان لوگوں کی طرح نہ بنیں جو کے متعلق قرآن مجید میں آیا ہے کہ ان کے لئے بہتر تو وہ ہی امیدیں رکھتے ہیں۔ اور انکی انتظام میں ان کی ترقی ہے۔ جب ان کا ظہور ہوا تو اس کی انتظام بھلا دیا اور رکھتا ہے

علی اس کی مائتہ سنہ داغ اور ہریج رنگ میں بتارے ہیں۔ کہ مجدد ہر صدی کے سر پر یعنی آغاز میں آیا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے قول کو نیزہ صدیوں تک متوازا جلود بھیج کر فعلی رنگ میں پورا کر دیا ہے۔ اور اسلام کے نظریہ سادہ سزے دینت مجددین کی عداوت کے گواہ ہیں۔

سیخ موعود صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے متعلق وہاں اور کبر صلیب سے ہے۔ یعنی سیخ موعود کا ظہور ایسے تاریک دن اور چھٹانت زمانہ سے دانستہ ہے۔ جبکہ مذہب صلیب کا غلبہ ہوگا۔ اور صلیبی مذاہب کا زور ہوگا۔ اس وقت جو ہریج صدی کا مجدد جو دھویں کے چاند کی طرز نمودار ہوتا ہے کہ وہ حدیث شریف پیکر اللہ صلیب و قنصل الخنزیر سیخ صلیب کو قورے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا کے مطابق صلیبی مذہب کا بطلان ثابت کرے۔ صفحہ گزرتے ہیں۔

عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال الاسلام عزيزا الى اثني عشر خليفه كلهم من قريش من قريش ر مشكوة شريف باب مناقب قريش يعني اسلام باره فليقون کے ظہور تک غالب رہے گا؟ دیگر نیزہ صوان خلیفہ جو سیخ موعود سے اس وقت آئے گا جبکہ اسلام خلیفہ صلیب اور خلیفہ دبا بیت سے کر دو ہوئے گا۔ بارہ خلیفہ قریش میں ہوں گے جو خلیفہ اسلام کے وقت آئے رہیں گے۔

خداوند تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انارسلنا اليکم رسولانا شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً رمزل فرما کر مشن موشن فرمایا ہے۔ اور جن طرف حضرت موسیٰ سے بعد ان کی قسمت میں ٹیپھے ہوئے۔ اور انکار سیخ علیہ السلام تشریف لائے۔ اس طرح امت محمدیہ میں فغلاہ کی خوشخبری اللہ تعالیٰ نے دی ہے سورت درین آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔۔۔ (نور)

اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ امت محمدیہ میں اسی طرح خلفاء بھیجے گا جس طرح کہ

اس نے امت محمدیہ سے پہلے بھیجے تھے۔ یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ حضرت موسیٰ اور حضرت سیخ علیہ السلام کے درمیان بارہ خلیفے امت موعود میں تشریف لائے۔ اور نیزہ صوان خلیفہ حضرت سیخ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے نیزہ سو برس بعد جو دھویں صدی کے آغاز میں سیخ نامری علیہ السلام کے رنگ میں آیا۔ سو قرآن مجید نے آنحضرت کو کما کے لفظ سے موسیٰ ٹھہرایا۔ اور کما کے لفظ سے اسلامی خلفاء کو موسیٰ خلفاء کے ہر رنگ مماثلت تاہ کے لئے فرمادیا تھا کہ امت محمدیہ کا نیزہ صوان خلیفہ صدی کے کا لڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو برس بعد یعنی جو دھویں صدی کے آغاز میں ظہور فرمائے۔ اور سیخ نامری علیہ السلام کی طرح وہ سیخ موعود ہو۔ اور جن طرح حضرت سیخ نامری علیہ السلام کے وقت میں بے زنی کے علاوہ گلیل اور بلاطوس کے علاوہ یہودی حکومت سلطنت جاتی رہی تھی۔ ایسی ہی سیخ موعود ایسے وقت میں آیا۔ جسک سندوستان کی حکومت مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل چکی تھی۔ اور یہ جو دھویں صدی کا آغاز ہی تھا۔

قرآن مجید اور آثار کے علاوہ بزرگان امت محمدیہ سے سیخ موعود کا زمانہ جو دھویں صدی کا آغاز قرار دیا ہے۔ یعنی نے شہید انتظار کے بعد جو دھویں صدی کے سال اول کو زول سیخ کا سال قرار دیا ہے۔ یعنی بزرگوں نے اپنے شوق و ریا صاف توکل بنا کر پیر سیخ موعود کا ظہور جو دھویں صدی کو ٹھہرایا۔ چنانکہ نواب صدیق من فاض صاحب اپنی کتاب حج اکرام کے مصلحت پر نیزہ جو دھویں صدی تک کے مجددین کی فہرست دے کر جو دھویں صدی کے مجدد کے بارے میں لکھتے ہیں۔

دربارہ چار دھم کہ وہ سال کامل آتما باقی است اگر ظہور صدی علیہ السلام دزد دل تھی صورت کرت۔ پس ایشان مجرود و متہمد اللہ کہ جو دھویں صدی کے سر پر جن کو انہی پونے دس سال باقی ہیں اگر صدی علیہ السلام اور سیخ موعود ظہور ہو گئے۔ تو وہ جو دھویں صدی کے مجدد ہوں گے۔ پورا انہوں نے اسی کتاب کے مصلحت پر بلائی داغ فرمایا ہے کہ تو ان گفت کہ وہیں وہ سال کا زمانہ ثنائت عشر باقی است۔ ظہور و کتب علیہ بر سرحد چار دھم کیوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہی دس سال میں کہتہ ہویں صدی میں سے باقی ہیں۔ ظہور کریں گے یا وہ زیادہ سے زیادہ جو دھویں صدی کے سر پر یعنی آغاز میں۔

۲۔ ماضیہ بقدر صاحب اپنی کتاب انواع میں فرماتے ہیں۔

تجھے ایک ہزار دس گزرتے تھے سال یعنی ظاہر ہو گیا کسی صمد کی کمال (واعی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیزہ سو برس بعد یعنی جو دھویں صدی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موعود نازل ہوں گے

۳۔ حضرت پیر کوٹھ شریف والوں نے اپنی وفات سے ایک دو سال قبل فرمایا اور افغانی زبان میں "چو صدی پیدا شوے دے او وقت نپور زندے" یعنی صدی پیدا ہو گی ہے۔ لیکن اسی ظاہر نہیں ہوا۔ اسی بنا پر ان کے ایک مرید صلی اللہ علیہ وسلم صاحب نے نظم لکھی کہ "تیر کے شہر ۲۳ میں تحریر کیا ہے۔ کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ دس بیگزادہ دو صدی دود چار ۱۲۹۵ھ اخبار کرہ بود۔ کہ مجدد دیگر پیدا دار آدو استہ آنا اور ظہور او چندت باقی ماندہ و نظر او غیرت شان او ملت شمس سال بودہ باشد او مجدد صدی چار دھم باشد۔" (ص ۲۳)

کہ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بر سر صاحب کو لفظ شریفی نے ۱۲۹۵ھ میں فرمادی تھی کہ دو صدی بعد پیدا ہو گی ہے۔ لیکن اس کے ظہور میں تھوڑی مدت باقی ہے اور اس غیرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب کی نگاہ میں شانہ دہن چھ سال باقی رہی ہو کر کیوں کہ چھ سال کے بعد جو دھویں صدی کا پہلا سال شروع ہوتا تھا

پس نشاء الہی حدیث صحیحہ آنا اور بزرگان امت محمدیہ کے دربار و کشور سیخ موعود علیہ السلام کے ظہور کا زمانہ جو دھویں صدی کا آغاز ٹھہراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیخ موعود کو جو دھویں صدی کے سر پر جن ضرورت کے وقت مبعوث فرمایا ہوگا وہ جو قبول کرتا ہے۔

آپ کا بدلہ

۱۱۔ سب اخباروں سے مستفاد ہے

۱۲۔ علمی اور دینی مفاد میں اس کا بدلہ ہے۔

۱۳۔ ہفتہ وار خبریں شائع کرتا ہے۔

۱۴۔ داعی مرکز احمدیت قادیان کی خبریں شائع کرتا ہے۔

اس کی ضرورت ہے۔ دانی۔

قلعہ ادا فرمایا ہے۔

چند سالانہ صرف بیچنے والے ہو کر رہے

دعوتِ نبوت کا ذریعہ ہر بلا ہے!

از سید ارشد علی صاحب مکھنوا

کارخانہ شریف میں اس تندی اور غضب آور الفاظ کا زما کے کا کیا مطلب ہے کہ جو خدا ہی نبوت کا پیام نہیں ہو سکتا۔

ہمارے مخالفین - اجماعیت کے مخالف وہ علماء جن کے لئے حدیث نبوی کی سچائی کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ آئے والے سچ و سچوہو کی ایسے نیک اسلام رنگ میں مخالفت کریں کہ جو براہ راست اسلام کے احکام تندی پر کار ہی غریب لگاتی ہو۔ درج آئیہوالا سچ و سچوہو کا حفظ اسلام ہے وہ رو بہ دنیا کے سب سے صحیح اسلام کو مسمیٰ کرتا۔

آج سے تیس سال پہلے فریضہ مقلدین کے لیڈر مولوی خاں اللہ صاحب نے سلسلہ احمدی کی تاریخی دشمنی میں بقول ڈوبتے کو تنگ کیا سہارا - بانی اور بہائی تحریکوں کو دانستہ ناواقفوں کے سامنے اس رنگ میں پیش کیا کہ اب اور مہار اللہ ہی تو مدعی نبوت تھے۔ مولوی صاحب انجمنی کے یہ دشمن صداقت معنی میں جب میں نے پڑھے تو مجھے بہت ہی انوس ہوا۔ کہ یہ ظاہر جو آپ کو دین کا ستون سمجھے ہیں، ان کی نظروں میں نبوت یہی نعمت کو کوئی عظمت ہی نہیں ہے۔ خدا کی بے مثال سچی کے بعد خدا اور اسکی مخلوق میں بہت بلند مرتبہ اور نہایت عظیم الشان اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف نبوت سے اور یہ بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی ذات کی طرح خلقِ نبوت کے لئے جو عزت ہے وہ اپنی کسی اور مخلوق کے لئے نہیں پائی جاتی۔ اللہ اللہ شانِ نبوت کے جلالی تحفظ کا خدا تعالیٰ نے جس بڑے شاکہ الفاظ میں اعلان فرمایا ہے۔ اس اعلان سے ایمان والوں کی ذہنیں کانپ اٹھتی ہیں۔ خدا کی بنا پر یہ ہمیت و عینِ خدا تعالیٰ نے جس کو خدا طیب کے فرمائی۔ یہ وہ مقدس انسان ہے جس کی شان شانِ خدائی کے بعد عالمی بے مثال و بے نظیر ہے جس کا اندازہ دارنہ ان لیت کے کہیں کی بات نہیں۔ اس پاک اور خدا کی شان کو ظاہر کرنے والی سچی کو خدا طیب کے خدا تعالیٰ کا جلالی رنگ میں بیڑنا ہکا اگر تو میرے (اور میرا لڑکا تو میں تیری رنگ جانی کاٹ ڈالتا۔ اس ہمیت اور جلال کے اعلان کے بعد کیا کسی دماغ کے کیڑے کی بے مثال کے دعوتِ نبوت کر کے اور یہ خدا کے ذریعے ہی ہے۔

ہائے ان چودھویں صدی کے ظلم کو خدا کے اس پریمیت اور جلال اعلان پر استقامت اختیار نہیں کرتا انہیں اپنی فانی مہبت پر ہے۔ آئے بدہوش ظلماء مشائخ اور اسے علوم و ادبیات کے دعوہ دار

دنیا میں کفر و الجاد کی آندھیاں ملیں۔ انسانیت اور انجمن کے مدہوشوں نے اپنی لہاٹے سے نیاہ بہت کچھ ٹر لیدہ بیانیوں میں کیں پیر و پیر شادا باب دہا کے علاوہ انہیں کی طرح اور کچھ رکھوں سے مکمل نظارہ دعوتِ نبوت کے لئے ہم خدا ہیں یہ خود ذرا موش مدھی کچھ اتنے گاوری اور جاہل تھے کہ انہیں خدائی کے دعوے کرتے ہوئے خدا کی مخلوق سے بھی شرم نہ آئی وہ جنہوں نے خود خدائی کے دعوے کے زیادہ جنہیں لوگوں نے خدا بنایا ان دونوں پر خدا پرست ان فون کو تو نہیں ہی ہا ہے۔ ایسے لوگ بن کے دماغوں میں کسی لطیف چیز کا بجائے مہو ماسی کھر جوں کا توڑ کر ہی کیا۔ لیکن ایک معمولی فعل کا آدمی تو ہوا سا غور کرنے کے بعد اس تجویز سے کتا ہے کہ ایک ضعیف انسان جس نے مان کے بیٹ میں تو یہی خون میضف لکھا یا ہو گیا وہ خدا ہو سکتا ہے۔

اس جرت انگریز بات کو مانے دیکھے۔ لیکن یہ بات مرد در پیج کے کچھ ایسے دشمن نقل و ایمان آئی ضرور پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے خدائی کے دعوے کئے ہیں۔ ان میں سے ایک "عکلا" باشی مٹھی الوہیت نے تو کمال ہی کر دیا۔ خود خدائی کا دعویٰ کیا اور ان دریدہ دہی الفاظ میں کیا کہ "میرے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے"

اس بگڑائی دعوے کے چند سال قبل آپ نے اپنے آقا یعنی علی محمد صاحب ثابہ کی نسبت فرمایا تھا کہ "آپ کے سوا سب آپ کے حکم سے پیدا ہوئے اور آپ کے حکم سے موجود ہیں! ہمیں ہمہ تن تھما لیکن جناب بہار اللہ کی ایک اور حدیث ملاحظہ ہو کہ آپ نے اپنی امیر مجتہد کا نام "ام الکائنات" رکھا ہے یعنی کم از کم زور پر دو گوارا ایران۔ ہمارے مسلمان بھائی۔ ہر وہ مسلمان بھائی جو اپنے دشمن اسلام عقائد کی وجہ سے اپنی باطنی بنیائی کے علاوہ ظاہری عبادت سے بھی محروم ہو چکے ہیں وہ ہمارے دلائل ارجاعے نبوت سے جب مجبور اور بے بس ہو گئے تو انہوں نے حضرت سچ موعود علیہ السلام کی دشمنی میں یہ کٹنا شروع کر دیا کہ آپ سے پہلے بھی تو لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے ہیں اور ان کی جاعتیں موجود ہیں یہ بالکل غلط اور سرتنایا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوئے ان کی متعلقوں پر کچھ ایسے بڑے بڑے کہ انہیں یہ بھی غیرت نہ آئی کہ اگر واقعی جوئے مدعی نبوت سرسبز اور کامیاب ہو گئے ہیں تو پھر خدا

کذا فعلین۔ بل نقذف بالحق علی النیاطل فیتخفن غفۃً مما ذاکھو تراھن۔ ولکنھم الویل مما تصفون (انبیاء ۲۴)

کہ ہم نے آسمان وزمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کھینچے ہوئے نہیں بنایا اور اگر ہم چاہتے کہ اس کو کھیل بائیں تو ضرور اس کو اپنے پاس سے بناتے۔ اگر ہم کرنے داے ہوتے۔ ہمیں حق کو باطل پر بھیکتے ہیں تو وہ اس۔۔۔۔۔ تو کھیل دیتا ہے۔ پیر اپنا ایک وہ بھاگ جاتا ہے۔ اور ہمارے لئے اس سے انوس ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

(۱۲) فرمایا۔ ولقد خلقکم ثم شکر صورۃکم ثم فہم للملئکۃ اسجدوا لادم نسجدوا الا ابلیس۔ لم یکن من السجیدین (اعراف ۲۸)

کہ ہم نے تم کو پیدا کیا اور تمہاری صورت بنائی۔ پھر تم نے زشتوں کو کہا کہ آدم کی اطاعت میں لگ جاؤ۔ سو اے ابلیس کے تمام نے تعمیل کی۔ اس نے اطاعت کرنے سے انکار کر دیا۔ یہاں ہم سب ہی آدم کی ولادت کا ذکر کر کے اور سب کو آدم قرار دے کر کہیم سیدہ اور انکار ابلیس کا ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ملائکہ کو تمام ہی آدم کی اطاعت کا حکم ملا ہوا ہے۔ ابلیس تمام کی مخالفت کرتا ہے۔ ملائکہ مختلف کاموں پر مائل ہیں اور ان کے فائدے کے لئے کام میں لگے ہوتے ہیں۔ جی آدم میں سے جو ابلیس کے بعد سے میں بعض فائدے سے روحانی جنت سے نکالا جاتا ہے۔ اگر کوئی وہ استغفار سے معافی پاتا ہے تو معاف کیا جاتا ہے۔ ان دعوہات سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم والی جنت اسی کہ زین پرستی۔ آخری جنت نہ تھی۔

منا ہوا تھا۔ تو ابلیس نے گمراہ کرنے کے ارادہ کا اظہار کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مگر انہوں کو جہنم کی سزا دینے کا ذکر کیا۔ لہذا اگر تجرہ والا داخو نہ ہوتا اور حضرت آدم جنت سے نہ نکلے جاتے کیا ابلیس ہی آدم کو گمراہ کرنے کے لئے جنت ہی میں اپنا دام تزیور کھیلاتا اور کیا ہی آدم میں سے گمراہ ہونے والے جنتی قرار پاتے۔ حالانکہ وہ حضرت آدم والی جنت ہی میں سکونت پذیر ہوتے۔ کہ جس کے متعلق لاشعیر فیہا ولا تأتیم اور وہاں صحیح متناجیحین کا ارشاد اہل موجود ہے؛

بالفرض اگر یہ سب کچھ کے داننے کے بعد ہوا تو یہ مجوز کرنا چاہیے کہ تجرہ والا داخو تو حضرت آدم کے نسیان سے ہوا فرمایا۔

آدم ولیم یکن ظہ عزما یللملئکۃ کہ یہ واقعہ حضرت آدم سے ہوا کہ زور ہوا۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ جنت سے اخراج کے بعد ارسال مرسلین کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور ایمان و عدم ایمان پر جنت و دوزخ کا دار و مدار ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیہ السلام ان نبی مبعوث ہوئے وغیرہ وغیرہ۔ اس کا نتیجہ تو یہ نکل کر اب جو ہمارے اعمال کا نتیجہ جنت و دوزخ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور نبی کے بعد نبی دنیا میں آئے رہے۔ اور عظیم الشان انقلاب آتے رہے۔ یہ سب کچھ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ ہی حکم ذات کے کسی منصوبے اور تدبیر کا نتیجہ نہ تھا بلکہ حضرت آدم کے نسیان کا نتیجہ تھا۔

وہم نسیان دونوں میں سے ہر ایک حضرت آدم سے ممکن تھا۔ اگر ان سے نسیان نہ ہوتا تو رحمان و شعیطان کی جنگ جنت و دوزخ سب کچھ میں دوزخ میں رہتا۔ جنت و دوزخ کے فرشتے کرنا کا تئیں۔ وہی لانے والے فرشتے۔ دنیا میں بیٹے کام ہیں۔ ان سب کے فرشتے گویا کھڑے آدم کے نسیان کے بعد رحمان و رحیم میں لائے گئے۔ پہلے تو ان کی ضرورت نہ تھی۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ فلانت کے قیام کا ذکر سنتے ہی زشتوں نے زین میں نعمت و مشکوٹوں کا ذکر کیا تھا۔ وہیں دست امی تجرہ واہ مصلحت ہوا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی دنیا کا تھا۔ کہ فیض زمین میں بنائے والوں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی (زور دیا ہے۔ کہ حق و باطل کی کشمکش اور بلاخر حق کا ظفر جو طاقتور خورام ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کشمکش اور اس کا نتیجہ اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر کا نتیجہ ہے۔ فرمایا ہے۔

وما خلقنا السماء والارض وما بینھما الخبیین لعلوا درنا ان نتخذ لھو الا نتخذنا ما من لھمنا۔

دعوتِ نبوت کا ذریعہ ہر بلا ہے!

ما، محکم صیغۃ اللہ تعالیٰ کا پندرو کی امیر صاحب ورتے سے بجا پہلی آوری میں۔ تمام اخبار کی خدمت میں علیہ اذاعہ کی درخواست ہے۔

۱) محکم کرم مولوی حکیم محمد علی صاحب بن سلسلہ عالیہ احمدیہ آباد کوئی بھی کتابی ذمہ داریوں سے اجاب چھتے۔ ان کی کتابیں نئی نئی کیلئے دعائیہ خدمت سے مدد فرمائی جتنی وقت و ہفت روزہ کی خدمت میں (۱) میری بھائی صاحبہ ان سرگودھا کچھ عرصہ خدمت سیکرنگ کتب جزلی سپتالیں زین غلط ہیں ان کو اصلاح کا نام ہے تو وہ آواز کے کان سے سنیے کے لئے دست دہی ہاری لکھیں یہ سید محمد الہی احمدی اللہ تعالیٰ کے

دعوتِ نبوت کا ذریعہ ہر بلا ہے!

ما، محکم صیغۃ اللہ تعالیٰ کا پندرو کی امیر صاحب ورتے سے بجا پہلی آوری میں۔ تمام اخبار کی خدمت میں علیہ اذاعہ کی درخواست ہے۔

۱) محکم کرم مولوی حکیم محمد علی صاحب بن سلسلہ عالیہ احمدیہ آباد کوئی بھی کتابی ذمہ داریوں سے اجاب چھتے۔ ان کی کتابیں نئی نئی کیلئے دعائیہ خدمت سے مدد فرمائی جتنی وقت و ہفت روزہ کی خدمت میں (۱) میری بھائی صاحبہ ان سرگودھا کچھ عرصہ خدمت سیکرنگ کتب جزلی سپتالیں زین غلط ہیں ان کو اصلاح کا نام ہے تو وہ آواز کے کان سے سنیے کے لئے دست دہی ہاری لکھیں یہ سید محمد الہی احمدی اللہ تعالیٰ کے

آج کان کھول کر سن لو کہ دعوتِ نبوت کا ذمہ دہر ملا ہے۔ سننا میں ایک وہ نہیں کہ فرعون پیدا ہوئے۔ اور ابھی قریب ہی کے زمانہ میں کچھ لوگ ایسے بھی پیدا ہوئے۔ جنہوں نے کھلے طور پر ہوش خدا ہی کے دعوے نہیں کئے بلکہ رہی کہہ کر ہمارے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے۔ لیکن جھوٹے دعوتِ نبوت سے ان پر بھی لڑو طاری ہو چکا تھا۔ اور جھوٹا دعوتِ نبوت کرنا تو بڑی بات ہے جھوٹے دعوتِ نبوت کے تقویر سے انہیں موت ہی نظر آتی تھی۔ یہ وہ کھیا تک موت کا نبوت تھا جس کے نبیل سے ان کی رو میں کا پتہ نہیں۔ اللہ اللہ نبوت کا دعویٰ کرنا تو بڑی بات ہے۔ اس کے نبیل سے کذاب اور مفرطوں کے دل دہکتے تھے۔ ساری دنیا کی تاریخ کا ایک ایک ورق چھان ڈالیں۔ اس پوری دنیا میں ایک انسان بھی ایسا نہیں ملے گا۔ جو جھوٹا دعوتِ نبوت کر کے سرسبز اور کامیاب ہو گیا ہو۔ عقلمند وہ۔ فدا کے لئے خود کر دے۔ اگر خدا کے اس نہری عہد کے بعد جھوٹے مدعیان نبوت کیا ہو جاتے تو سلسلہ نبوت مستحکم ہو جاتا۔ اور کام نبیوں کی صداقت کا کوئی میاں ہی نہ رہتا۔ فدا کا لفظ کا ذات پر ایمان آٹھ جاتا اور اسلام کی صداقت جھوٹ کا تاریخی میں پوشیدہ ہو جاتی۔ ہمارے ان معمولی صورت تکین جسے غیض و غضب علماء سے تو باب اور ہوا اللہ ہی کیا ہے۔ ان کے قلوب پر قرآن شریف سے سخن ہو سیکے۔ بعد بھی قرآن شریف کے اس وعید کا ایک مہبت ناک اثر تھا۔ وہ فوب جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے یہ خدا کے قہر کی ایک برکت تو ادا ہے۔ جس کا غضب آلود پانی جھوٹے مدعی نبوت کو بری طرح بھرا اور حاصل جہنم کر دیتا ہے اور جھوٹے مدعی نبوت کی کسوں تک کا نام نشان باقی نہیں رکھتا۔

رسالہ "باب و بہار"۔ رسالہ مذکور سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب مجتہد العصر کی تالیف ہے اس کے دو حصے شائع ہوئے ہیں۔ پہلا حصہ طاب کو نہیں ملا۔ مولانا نے اس رسالے میں بانی اور بہائی مذہب کے متعلق عام تاریخی مضامین کے علاوہ باب اور بہار اللہ کے دعوے کے متعلق ایسی غامض باتیں لکھی ہیں جو حقیقت اور تحقیق کے اعتبار سے بالکل بے وزن ہی نہیں بلکہ بہائی اور بہائی عقائد کے بھی بالکل خلاف ہیں۔

حضرت محمد اللہ۔ رسالہ "باب و بہار" مولانا لفظی صاحب نے بلاادب اور بغیر کسی علمی استدلال کے بہار اللہ صاحب کی غریبی عبادت پر مسخر اڑاتے ہوئے حضرت امام معصوم مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں کشتافی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اس مقالہ پر چاروں جہاں میں تباہی کے اپنے کلکی مسیح موعود کا بیان کے پیچھے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف

عجائز کا نمونہ بھی درج کریں۔ جس سے ظہر ہو کہ مظہر اعظم جمال قوم بہار اللہ کی عبارت افلا سے پاک ہونے کے محاذ سے اتنی ہی نہیں ہے متقی بیچارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عبارت تھی۔ اگر یہ وہ بھی صداقت و بلاغت کے اعتبار سے ایسی نہیں ہے کہ کسی غریب کے ذرا خ انحصیل اور ادب میں دستک کا کامل رکھنے والے شخص کی عبارت کہا جا سکے پھر بھی اتنی کثرت سے اظہار سے یہ نہیں ہے متقی مرزا حسین علی بہار اللہ کی عبارت "پھر لکھا ہے" کہیں کہیں پھر مرزا اصحاب کے کلام میں بھی غلطیاں ہیں۔ لیکن وہ اتنی کثرت سے نہیں اور اتنی فاضل نہیں ہیں جیسی مرزا بہار اللہ کی غلطیاں ہیں۔

مذہب باب و بہار، صفحہ ۱۲۳ (مکمل) کچھ حق قبل کے اپنی قوم میں بری طرح بدنام ضیوع بہتہ صاحب نے بہار اللہ صاحب کی عربی عبارت پر بلا کی پھبتیاں اڑاتے ہوئے تو خوب جی بھوکے اعتراض کئے ہیں۔ لیکن مہدی دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی عبارت کے متعلق سوائے موئے آتش دیدہ اور افلا سوز الفاظ کے حضرت مجتہد اللہ کی عربی عبارت پر اعتراض کرنے کی ہمت و برأت نہیں ہوئی۔ مولانا کا مگر اور مستبدان کے بڑے بڑے جید علماء کو جب حضرت سلطان القلم نے عربی قوس کا مینو دیا تو ان پر ایسی دہشت اور ہسیت طاری ہوئی کہ گویا ان کے منہ میں زبان ہی نہیں ہے۔ آج بھی مولانا تو مولانا بلکہ آپ جنہیں اپنا استاد سمجھتے ہوں انہیں کو ذرا حضرت مسیح موعود کی عربی پر اعتراض کرنے کی ہمت دلائے۔ پھر خدا کی قدرت کا کرم دیکھئے۔ اور لوں اپنی نظری ہیج کی وجہ سے تو آج سے بہت پہلے آپ کے ہم زبان دریدہ دشمنوں نے تو خدا کے کلام پر میری اعتراض کئے ہیں۔ مولانا ایک معصوم کی عاقبت فراموش دشمنی میں مینویب اور دلازار الفاظ استعمال کرنا تو آپ جیسے سید العلماء کا کام ہو سکتا ہے لیکن خدا کے شہر پر ہاتھ ڈالنا آپ کے بس کی بات نہیں۔

حضرت امام العصر۔ امام معصوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین نے جن رنگ میں حضرت محمد ص کی اہانت کا ارادہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے اسی رنگ میں دشمنوں کی توہین اور ذلت کے سامان پیدا کر دیئے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے مامورے زبانی۔ انی مہینوں میں اراد اھاکن

اس زمان کے ایفا کے نظارے لاکھوں شاہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اور ایک وہ نہیں سیکھتے وہ مخالفین اور دشمنوں کے جزئیات کا تمام کے متعلق عزیز اس کے لوگ بھی گواہ ہیں۔ اسی سلسلے میں میں مولانا کی علمی پردہ دری کا ایک سبق آموز نظارہ ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ رسالہ "باب و بہار" میں کسی جگہ مولانا تقی صاحب نے "باب و بہار اللہ کو نبی"۔ "رسول"۔ "پیغمبر" اور امام معصوم" وغیرہ لکھا ہے۔ مولانا کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"ہم کہتے ہیں کہ ایک جے نبی صاحب کہہاٹی علی محمد باب کو ماننے پر مینور ہیں کی طرف سے کسی ایسے شخص کے کلام ایسی عبارت نہیں لکھی جاسکتی جو معلوم مسطورہ و مگر اور مگر گندہ خلق ہونے والا ہو"۔ مذہب باب و بہار، صفحہ ۱۸۰ "حضرت علی محمد باب ۱۶۰ وقت گذشتہ نبوت کے مالک اور منور خورشید کے حامل تھے اور در بہا شیت تھا۔ اس دور میں نبوت کی تبلیغ تلقین اور اشبات تصحیح کی ضرورت تھی۔ اور نبوی چاہیے تھی۔ مینا کا نبیسا کا طریقہ صحیح ہے"

مذہب باب و بہار، صفحہ ۲۲۰ (مکمل) تقیہ کے مجتہد انگریز مولانا اپنے نزدیک بے وقوف بہائوں کو تقیہ کے مجتہد انگریز بتاتے ہوئے لکھے ہیں۔ "تقیہ حق ضرور ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ حضرت بہار اللہ خود در پیش ہو جائے اور آپ کے کام کی ہدایت سے نیا جہت اور کوئی انعام دیتا۔ اس صورت میں بھی آپ کی جان اسی طرح محفوظ رہے۔ اس صورت میں آپ کو ضرورت نہ پڑتی کہ ایک غیر نبی کو نبی بنا کر پیش فرمائیں۔ جو میں آپ کو تعلیم لنتا کہ پیش مجتہد ہو۔" صفحہ ۲۰۱ اس طرح مرزا بھیگی کی بالکل بے حقیقت انانت و نبوت کا دعویٰ منگ بنانے سے کیا فائدہ تھا"۔ صفحہ ۲۰۲۔

مولانا نے پہلے تو اپنے حضرت بہار اللہ صاحب کی محبت میں ان کی جان بچانے کے لئے بہائوں کو تقیہ کے گہرے گڑبڑ بنائے ہوئے یہ عقیدت پیش فرمائی کہ بہار اللہ صاحب اپنی جان بچانے کے کسی اور شخص کو کھٹ کا بکوا بنا کے پیش کر دیتے تو ان کی جان بھی بچ جاتی اور تقیہ بھی حق ثابت ہو جاتا۔ لیکن پھر خود ہی لکھتے ہیں کہ اسکی وجہ سے کبھی کسی رسولی نبی کی جان پر اہتمام نہیں ہو سکتا۔" صفحہ ۲۰۱ کیا باب اور بہار اللہ نے دعوتِ نبوت کی ہے

مولانا نے اپنے رسالہ "باب و بہار" میں بہار اللہ اور باب صاحب کو کئی کئی بار "رسول" اور امام وغیرہ لکھا ہے۔ اور اپنے مخصوص مجتہدانہ انداز میں بار بار ان کی طرف دعوتِ نبوت و رسالت اور امت وغیرہ منسوب کئے ہیں۔ لیکن ناظرین کو حیرت ہو گی کہ مولانا نے یہ جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل بے بنیاد قطعی غلط اور بہائی عقائد کے صریح خلاف ہے۔ ناظرین ان باہی اور بہائی عقائد کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں اہل بہار نے کبھی نہیں کہا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اور موعود کل ایدان نبی یا رسول ہے۔ بلکہ اس کا لقب و مستثنیٰ ذاتی لکھو ہے۔

روکب مہندیلہ ۱۹۲۸ء ۲۲ جون ۱۹۲۸ء ایک اور بہائی لکھتے ہیں کہ "شیخ عبد السلام کا یہ خیالی کہ باب و بہار نے دعوتِ نبوت کی ہے۔ سر اسروہم گمان ہے۔ سر دہ شفی جو بہائیوں سے واقف ہے یا ان کی کتابوں میں اطلاع رکھتا ہے۔ خوب جانتا ہے کہ نہ الراج میں دعوتِ نبوت پایا جاتا ہے۔ اور نہ اہل بہار نے کبھی باب و بہار کے لئے لفظ نبی کا استعمال کیا ہے۔"

ان دست صحاف اور کھلے کھلے بہائی حوالوں کے بعد اب ہم یہ بتانے ہیں کہ غیر بہائی محقق بھی باب و بہار اللہ کے متعلق یہ تصدیق کرتے ہیں کہ انہوں نے واقعہ دعوتِ نبوت نہیں کی بلکہ وہ علائقہ مدعی الوہیت تھے۔ "عربی بہائی"۔ ایڈیٹر المنار فرماتے ہیں۔ "بہائی لوگ باطنیہ فرسے کا آخری گروہ ہیں۔ جو بہار اللہ کی حقیقی عبادت کرتے ہیں اور اس کی الوہیت و ربوبیت کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ بہائوں کی اپنی جلد و مشرکیت ہے۔"

یادری الیاس ندوری فرماتے ہیں۔ "بہار اللہ نے اپنی کتاب میں متعدد مرتباً اشارہ اور علانیہ دعوتِ الوہیت کی ہے۔" "عربی بہائی" مخالفین کے علاوہ کچھ بہائی بہار اللہ کو خدا مانتے ہیں۔ جیائے مرزا جید زلی بہائی مبلغ لکھتے ہیں۔

"الوہیت ہی" و لایزال بے مثال جمال قوم مذہب و مشرکیت گنہم"۔ "دہجہ الصدور صفحہ ۲۰۱ ترجمہ۔ کرم اہل بہا جہاں قوم یعنی بہار اللہ کی الوہیت کے عقیدہ پر مطمئن ہو چکے ہیں۔ اس انکشاف حقیقت کے بعد ناظرین ذرا انصاف سے غور فرمائیں کہ ایک مجتہد اور محقق کے لئے یہ کتنے بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ اس کا دماغ حقیقی اتنا ضعیف ہے نسا اور قطع غلط ہو۔ اللہ اللہ۔ ناظرین مسیح فرمائیں کہ مولانا کی ذلت کا یہ عبرت ناک نظارہ آج خدا کے احمد کے ساتھ مسخر کر کے کئی کئی

دشمن - ۱۸ ستمبر - اطلاع ملی ہے۔ کہ شاہ ایران اور وزیر اعظم ایران جنرل زاہد سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ڈاکٹر مسعود کے ساتھ کوئی سخت ملک رونا نہ رکھیں گے۔ اور نہ اس کی جان میں گئے۔ یہ خدمات کے اعزاز کی وجہ سے ہے جو سابق وزیر اعظم نے ملک اور ایرانی قوم کی کی ہیں۔ یہ بھی کیا گیا ہے کہ شاہ ایران نے یہ وعدہ عرب اور ایشیائی ملک کے سفراء کے سامنے کیا ہے۔

نیویارک - ۱۸ ستمبر - اقوام متحدہ کے ذرائع دیوار اور رینگانہ می جی کے فوٹو آریزاں کے لئے ہیں۔ کیونکہ اس وقت یو۔ ای۔ او کی صدر منتر دے کشمی ہندوستان مقرر ہوئی ہیں۔

منتر دے کشمی ہندوستان پہلی عورت ہیں جو جنرل اسمبلی کی صدر مقرر ہوئی ہیں۔

بغداد - ۱۸ ستمبر - عراق کی نئی وزارت ڈاکٹر محمد نضی جمالی نے بنائی ہے۔ اس میں کہ نئی وزارت مارشل لار کو جو گذشتہ انتخابات کے وقت پر نافذ کیا گیا تھا۔ بنا دے گی۔

منظور پور (پنجاب) - پنجاب میں جاری پانچوں کے غیر میں پھوڑا آٹا کو نوے روپے کی قیمت پر نقصان پہنچا ہے۔ اور کل ۴ لاکھ کی آبادی ۵۱ طوفانوں سے متاثر ہوئی ہے۔

تقریباً ساٹھ ہزار مقامات منجمد ہو گئے ہیں۔ اور ایک دوسرے رتبہ چاندوں کے کمیوں کا شکار ہو گیا ہے۔

اب تک کل ۱ لاکھ روپے متاثرہ علاقہ کو سہولیات پہنچانے پر خرچ ہو چکا ہے۔

مستادن لاکھ روپے بطور ترس لوگوں کو دیا گیا ہے۔ یہ اطلاع کہ میں آزاد ہو کر سے مر گئے ہیں۔ درست نہیں بنائی گئیں۔ میں لوگوں کے متعلق یہ اطلاع دی گئی تھی کہ وہ لوگوں سے مر گئے ہیں۔ ان کے گھروں میں فخر کی کافی مقدار موجود بنائی گئی ہے۔

شمارہ ۱۸ ستمبر پنجاب کے لئے دار الحکومت ہندی گڑھ کا افتتاح پر پریڈیا نڈل ڈاکٹر راجندر پرنسٹا اور منتر دے راکھو کو کریں گے اس دن پنجاب کے تمام صوبہ میں سرکاری چٹی منائی جائے گی۔

مختصر اور ضروری خبریں!

مذاہمت - اس میں پیسہ۔ پنجاب اور یوپی کے مختلف کے تنظیموں کے نمائندوں کے نمائندوں شامل ہوں گے۔

نئی دہلی - ۱۸ ستمبر ڈاکٹر امبیڈکر سابق وزیر قانون حکومت ہند کے کونسل آف سٹیٹ میں یہ اجلاس کیا کہ بیہ ہندو کو ذیل پارلیمنٹ میں پیش ہو رہا تھا۔ تو انہوں نے اس کو کامیابی سے پاس کرائے کے لئے یہ کوشش کی کہ عورتوں میں سے کسی عورت کو رٹ رکھنے پر آمادہ کریں۔ اس طرح ان کو امبیڈکی کہیں پاس ہو جائے گا۔ لیکن وہ کئی عورت اس بات کے لئے آمادہ نہ کر سکے۔ ان کے اس اجلاس پر ڈاکٹر مراد ہاگرتشی نے کہا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ سستی کر کے سے لوگوں کو حوصلہ نہ دے رہے ہیں جو اب ڈاکٹر امبیڈکر نے کہا کہ بعض اوقات سستی گزرتی ہے مگر ہوتا ہے۔ نیز کہا کہ عورت رکھنے سے عورت جبران کے دن میں کمی ہو کر ان کی قسمت اپنی ہو جائے گی۔

قادیان - مورخہ ۱۹ ستمبر - ہندوستان کلچرل کانگریس سرگرم در کرنے آج پبلک کے بہت سے مطالبات کا اعلان کیا۔ مثلاً قادیان کے صنعتی کارخانوں کے لئے کھلیں گے سے پبلک کو بہت نقصان ہو رہا ہے۔ بے کاری عام ہے۔ اور لوگ اپنے روڈ گاؤں کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ کئی لوگ تعاون باہمی کے طریق پر آمادہ حاصل کر کے ان کارخانوں کو درست کرنے اور طلاع کے لئے تیار ہیں۔ اگر حکومت اس طرح کو جو دے تو بہت کچھ سہولت ہو سکتی ہے اور، پناہ گزینوں سے کرایہ وصول کرنے میں

رکھیں گی۔

بالا دھرم - ۱۸ ستمبر - سردار پرتاب سنگھ کیوں وزیر ترقیات پنجاب نے بنایا کہ آستان اراچی کام کام ملاقاتوں تک ختم ہونے کا ارادہ کیا کہ وہ پوری کوشش سے رنجوت ستانی اور کنبہ پروری کو اس کام میں بند کریں گے۔

موگا - سردار اہل سنگھ وزیر تعلیمات نے ایک بیان میں کہا کہ چوہا نہ گزریں ریاست بہادر پور اور سندھ سے آکر آباد ہونے ہیں ان کو نیم مستقل الاٹمنٹ کی جائے گی اور یہ فیصلہ فوری طور پر جمعہ کی شجرت پیش کرنے پر کر دیا جائے گا۔ اور میں پاکستان حکومت سے ریکارڈ آجائے پر تحقیق عمل کرنے پر الاٹمنٹ مستقل کر دی جائے گا۔

احمدیہ کی تبلیغ

مسلمہ کا پر قسم کا تبلیغی لٹریچر مفت اطلاع ملنے پر حضرت سلیمان عبداللہ الدین صاحب سکندر آباد دکن سے مل سکتا ہے۔

سوال تو جواب تلخین ہند!

ہریانہ ہندوستان کے وقت پر بعض زائرین پاکستان سے قادیان تشریف لاتے ہیں کوشش کی جاتی ہے کہ انہوں نے دوستوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد درودیشان قادیان کے رشتہ داروں کی جو تائیں ملاقات کا موقع میرا ہے۔ چنانچہ اس انتظام کے تحت اکثر مبلغین کرام کے رشتہ داروں کو آئیے ہیں۔ اب انہیں کے فیصلہ کی روشنی میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ۔

۱۔ جو جن مبلغ کا کوئی رشتہ دار کسی وقت قادیان آکر ملاقات کر چکے اگر اب کی باری ان کا کوئی رشتہ دار آئے تو تبلیغ کر کے تبلیغ سے قادیان دو اپنی کے اخراجات سنبھالنا نہیں کرے گا۔

۲۔ ایسے مبلغین جن کے رشتہ دار تامل جلسہ ملاقات کے لئے نہیں آئے اگر وہ اس سال اپنے کسی رشتہ دار کو منگوانا چاہیں تو وہ فوراً دفتر ہذا میں اس امر کی ضمانت کے ساتھ درخواست دیں تا ان کی درخواستیں میں پیش کر کے مبلغ کی قادیان میں آمد وقت کے اخراجات کی منظوری حاصل کی جائے۔

۳۔ انہیں کی وقت اخراجات اور رت کے دفعہ منجوری دفتر ہذا کی باقاعدہ اطلاع کے بغیر ایسے معارف کی زندگی نہیں لی جاسکتی۔

۴۔ مناسبت کر ایسے مبلغین کرام ایک طرف دفتر میں ایسی درخواستیں اور دوسری طرف پاکستان میں اپنے رشتہ داروں کو آئیے کے گھمبیر کا وقت سے فائدہ اٹھائیں (نذر دعوت تبلیغ قادیان)

مبعون ذوق - قبوہ ریالین سلیمان الرحم کے لئے مفید اور مجرب دوائی

قیمت فی تولہ ۴

تربیاق سل - چند خوراک کے استعمال سے سسل کا اثر ذوق ہو جاتا ہے۔

قیمت مکمل کورس ایک ماہ ۱۴۵ گولیاں ۵/۱۲۰ روپے

جوب جوانی - مادہ حیوانیہ کے کم ہونے کا بہترین علاج ہے۔

قیمت پیماس گولیاں ۴/۱۰ روپے

اکیس شب - جوب جوانی کے ساتھ اس کا استعمال اور بھی زیادہ مفید ہے۔

قیمت مکمل کورس ۶۰ گولیاں ۱۳/۱۰ روپے

اکیس شب - جوب جوانی کے ساتھ اس کا استعمال اور بھی زیادہ مفید ہے۔

قیمت مکمل کورس ۶۰ گولیاں ۱۳/۱۰ روپے

تین ماہ ۵/۱۰ روپے

ملنے کا پتہ - ذوالخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب